السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن وادعیہ مأثورہ، جوقرآن وسنت سے ثابت شدہ ہو۔ ایسی دعاؤں کوپانی پر دم کرنا اور مریض کوپلانا کیسا ہے ؟ اس کے بارے میں سلف صالحین کا کیا طریقہ رہا ہے ؟ شاہد جمال امام وخطیب جامع مسجد مولانا پوسٹ جگن ناتھ پور ضلع سنگھ بھوم، بھار

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رقیہ اور جھاڑ پھونک قرآنی آیات، ادعیہ ماثورہ اور ایسے کلام سے جس کا معنی ومفہوم معلوم ہوجائز ہے، اس سلسلے میں بہت ساری حدیثیں آئی ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباري 10/195 ''باب الرقی بالقرآن والمعوذات،، میں فرماتے ہیں:

،، وقد أجمع العلماء علی جواز الرقی عند اجتماع ثلثة شروط: أن یکون بکلام اللہ تعالی او باسمائہ أو بصفاتہ وباللسان العربي، أو بما یعرف معناہ عن غیرہ، وأن یعتقد أن الرقیه لا توثر بذاتہا بل، بذات اللہ تعالی ''.

قرآنی آیات اورادعیہ مأثورہ جوکتاب وسنت سے ثابت ہو۔ ایسی دعاؤں کوپانی یا اس کے علاوہ تیل وغیرہ پر دم کرنے کے سلسلے میں ابوداؤد میں ایک حدیث آئی ہے اور نسائی میں بھی مرسلاً موجود ہے ''عن ثابت بن قیس بن شماس عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ! ثم أخذ دخل علی ثابت بن قیس –قال احمد: وهو مریض– اکشف الباس رب الناس! ثم أخذ ترابا من بطحان، فجعلہ فی قدح، ثم نفث علیہ بماء وصبہ علیہ،، اے لوگوں کے رب ثابت بن قیس بن شماس کی تکلیف دور کردے۔ پھر آپ ﷺ نے مقام بطحان سے مٹی لی اور اس کوایک برتن میں لیا، پھر اس پر دم کیا یا تھوتھو کیا پھر اس پانی سے مخلوط شدہ مٹی کوثابت کے اوپر ڈال دیا،،۔ سنن ابی داؤد مع عون المعبود 10 320 کتاب الطب باب الرقی اس حدیث سے مٹی وغیرہ پر دم کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اس حدیث کوامام نسائی نے اپنی سنن نے مسنداً مرسلا دونوں طریقوں سے ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس حدیث کوذکر کیا ہے۔ (فتح الباری کتاب الطب باب الرقیة 10 208).

اس طرح حافظ ابن حجر نے فتح الباری۔ الطب 10 209 ''باب الرقیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم،، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کی ہے ''عن عائشة قالت: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الرقیة: بسم اللہ تربة أرضنا وریقة بعضنا، یشفی مریضنا أو سقیمنا باذن ربنا، قال النووي: معنی الحدیث أنہ أخذ من ریقة نفسہ علی اصبعیہ السبابة، ثم وضعها علی التراب، فعلق بہ شئی منہ، ثم مسح بہ الموضع العلیل أو الحزیج قائلا الکلام المذکور فی حالة المسح،، نووي بشرح مسلم (کتاب السلام، باب الطب والمرضی والرقی سنن أبی دووٗد مع العون 399/10 اس سے بھی مٹی وغیرہ پر دم کرکے اس کے لیپ کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

امام بغوی ''شرح السنة،، میں لکھتے ہیں: ''وقد روي عن عائشة، أنها کانت لا تري بأسا أن یعوذ فی الماء، ثم یعالج بہ المرض، وقال مجاهد: لا بأس أن یکتب القرآن ویغسلہ ویسقیہ المریض، ومثلہ عن أبی قلابة، وکرهہ النخعي وابن سیرین، وروي عن ابن عباس أنہ أمر ان یکتب لامراء تعسر علیها ولادتها آیتین من القرآن کلمات، ثم یغسل ویسقی، وقال أیوب: رأیت ابا قلابة کتابا من القرآن، ثم غسلہ بماء وسقاء رجلا کان بہ وجع، یعني الجنون،،، (شرح السنة للبغوي 166/12، زاد المعاد 170/4).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ اپنی کتاب حکم السحر والکهانة وما یتعلق بہ میں سائل کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ دعائیں اور طریقہ علاج ذکر کرنے کے بعد: ''وإن قرأ هذہ الرقیة والأدعیة فی ماء، ثم شرب منہ المسحور واغتسل بما فیہ، کان من اسباب الشفاء والعافیة باذن اللہ، وإن جعل فی الماء سبع ورقات من السدر الأخضر بعد دقها، کان هذہ أیضا من أسباب الشفاء، وقد جرب هذا کثیرا فنفع اللہ بہ، وقد فعلنا کثیرا من الناس، فنفعهم اللہ بذلک، فهذہ دواء مفید نافع للمسحورین،، – السحر والکهانة ص، 30/29، من رسائل الدعوة السلفیة ص، 65 کی طرف رجوع کریں هذا ما ظهر لی والعلم عند اللہ تعالی

کتبہ عبدالعزیز عبیداللہ الرحمانی 1420/14/7ھ/1999/10/25ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 55

محدث فتویٰ